Day: Date:

①

سوال نمبر: 01

جز نمبر: ب

امت مسلمہ کو درپیش موجودہ چیلنجز کو اجاگر کریں اور ان کا حل پیش کریں:

امت مسلمہ کو درپیش چیلنجز اور ان کا حل:

آج کل کے دور میں امت مسلمہ کو بہت سے مسائل اور چیلنجز کا سامنا ہے جو مسلم ممالک کی ترقی کی راہ میں ایک رکاوٹ بن چکا ہیں۔ یہ مسائل دن بدن بڑھتے جا رہے ہیں۔ اور امت مسلمہ کی آپس میں کمزور ہوتے ہوئے نظر آ رہا ہیں ان چیلنجز میں نااتفاقی اور فرقہ واریت، دہشت گردی اور انتہا پسندی، اسلاموفوبیا اور مغرب کی ثقافتی حملے شامل ہیں۔ ان مسائل کی وجہ سے اسلام کو بدنام کرنے کی کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اسلام ایک عالمگیر دین ہے۔ جس نے چودہ سو سال پہلے اس طرح کی مسائل سے نمٹنے کا حل پیش کیا ہیں۔ جو قرآن و سنت کی شکل میں ہمیں مل جاتے ہیں اگر سارے مسلم ممالک اسی طرح کی مسائل سے نمٹنے کیلئے قرآن و سنت سے استفادہ حاصل کریں تو بہت جلد ترقی کی راہ پر گامزن ہو گئی

امت مسلمہ کو موجودہ دور میں درپیش چیلنجز:

A) نااتفاقی اور فرقہ واریت:

موجودہ دور میں امت مسلمہ کو جو بڑا مسئلہ درپیش ہے۔ وہ نااتفاقی اور فرقہ واریت ہے۔ کیونکہ سارے مسلمان مختلف فرقوں میں تقسیم ہوئے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ اور ہر کوئی اپنی فرقہ جیسے وہابی، دیوبندی، بریلوی وغیرہ پر فخر کرتے ہیں۔ کوئی بھی مسلمان ہونے پر فخر نہیں کر رہا ہے۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں کی آپس میں اتفاق اور بھائی چارے کا ماحول خراب ہو چکا ہے۔ اس کے ساتھ صرف آج کل نہیں بلکہ صدیوں سے شیعہ اور سنی کا اختلاف نظر آرہا ہے۔ جس نے مسلمانوں کو دو بڑے گروہوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ مشرقی وسطی ایشیاء میں آج کل جتنے بھی مسائل اور جنگ کا جو ماحول ہے اس کے پیچھے فرقہ پرستی یعنی شیعہ اور سنی کا اختلاف شام جیسے ملک میں نظر آرہے ہے۔ اس کے ساتھ پاکستان میں بھی کرم ایجنسی میں فرقہ پرستی کی وجہ سے جنگ کا ماحول بن چکا ہے۔

B) دہشت گردی اور انتہا پسندی:

اس کے ساتھ جو دوسرا بڑا چیلنج

ہے۔ وہ دہشت گردی اور انتہا پسندی کی نام سے
اسلام کی نام کو بدنام کیا جا رہا ہے۔ اور سارے
دنیا میں مسلمان کو دہشت گرد سمجھا جاتا ہے۔
دوسرے دنیا کے غیر مسلم ممالک مسلمانوں
کے ساتھ دہشت گردی کا علیحدہ مسئلہ کر کے
دنیا کے سامنے اسلام کو بدنام کرتا جا رہا ہے
اگر ہم دیکھیں تو آج کل روس اور یوکرین کے
علاوہ دنیا میں جہاں جنگ کا ماحول بن
چکا ہے۔ وہ صرف اسلامی ممالک میں ہیں جیسے
کہ فلسطین، شام، لبنان، برما وغیرہ
تو یہ سارے غیر مسلم ممالک اکھٹے ہو کر اسلام
اور مسلم ممالک کو نقصان پہنچانے کر تلے ہوئے ہیں۔

(4) مغرب کی نظریاتی حملے:

دنیا میں آج کل تقریباً 4200/
مذاہب ہیں۔ اور یہ سارے غیر مسلم اکھٹے
ہو کر اسلام کے خلاف مختلف طریقوں سے
اپنے نظریات کو پیش کرتے ہیں۔ یہ سارے
غیر مسلم اپنے مال، جان اور ٹیکنالوجی کو
مسلم ممالک کے خلاف کرتے ہیں۔ تاکہ لوگوں
میں اسلام کے خلاف نفرت اور بدامنی
پیدا کر سکیں۔ اور زیادہ تر مسلمان اسلام
سے ہٹا کر سیکٹ اور یہودیت کی طرف
مائل کر سکیں۔ اگر آپ لوگ آج کل کی دور کے

مسلمانوں کی تفریق ڈالے تو یہ غیر مسلم سوشل میڈیا کی مختلف پلیٹ فارم سے اسلام کے خلاف پروپیگنڈے کرکے سوشل نفرت پھیلا رہے ہیں۔

(D) اسلاموفوبیا اور غیر مسلموں کا کردار:

غیر مسلم ممالک آج کل اسلام کے خلاف نفرت، خوف، دہشت گردی، بدامنی اور انتہا پسندی جیسے غلط اعمال کو دنیا کے سامنے پیش کرتا ہیں۔ تاکہ غیر مسلموں کے ساتھ ساتھ کمزور ایمان والے مسلمانوں میں بھی اسلام کے خلاف بدظنی پیدا کرے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو اسلام کی راہ سے ہٹا کر غیر اسلامی عقائد میں مصروف کرے اور حق و سچ کی راستے سے دور رکھے۔ تو موجودہ دور میں سارے اسلامی ممالک کیلئے اسلاموفوبیا ایک سنگین چیلنج بن چکا ہیں۔

(E) سیاسی عدم استحکام:

ان سارے مسائل کے علاوہ سیاسی عدم استحکام ایک اور بڑا چیلنج نظر آ رہا ہے۔ غیر مسلم ممالک مختلف طریقوں سے اسلامی ممالک کی اندرونی اور بیرونی معاملات میں مداخلت کرکے اس کو کمزور کر دیتے ہیں۔ یہ مختلف پلیٹ فارم جیسے آئی ایم ایف، ایف اے ٹی ایف، ورلڈ بینک وغیرہ کو استعمال کرکے اسلامی

ممالک کی معاشی نظام کو کمزور کر رہے ہیں۔ باقی
ملک کی اندرونی معاملات میں عدم استحکام آجاتے
تو یہ سب مسائل مسلم ممالک کی لیے ایک سنگین
چیلنج بن جاتا ہے

امت مسلمہ کو درپیش چیلنجز کا حل:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو
زندگی کی ہر معاملے کے بارے میں ہدایات فراہم
کرتے ہیں۔ تو آج کل کی دور میں مسلمانوں کو جو
مسائل کا سامنا ہیں۔ ان کا حل ہمیں اسلام
قرآن و سنت کی شکل میں پیش کرتا ہیں۔

۱) اتفاق اور یکسانیت کا فروغ:

اسلام ایک امن پرست دین ہے۔
جو اتفاق اور اتحاد کا درس دیتا ہے۔ آج
کل کی دور میں مسلمانوں کی آپس میں جو
نااتفاقی اور اتحاد نہ ہونے کی وجہ سے جو مسائل
آ رہے ہیں۔ جو یہ قرآن و سنت پر عمل کرنے کی
کمی ہیں۔ تو ہمیں چاہیئے کہ اسلام کی تعلیمات
کے مطابق اتحاد و اتفاق کو فروغ دے اور
اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کرے

واعتصمو بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا
اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور
آپس میں تفرقہ نہ بنو۔ (آل عمران)

Scan with Fast Scan

(ii) حسنِ اخلاق اور کردار سازی:

امت مسلمہ کو درپیش ان مسائل سے
نمٹنے کے لیے چاہیے کہ وہ حسن اخلاق کا فروغ
اور کردار سازی پر زیادہ کام کرے۔ ایک دوسرے
میں امن، محبت، اچھے کاموں کی تلقین اور
ایک دوسرے کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آئے
تو اس سے ہم اسلاموفوبیا جیسے سنگین مسائل
سے چھٹکارہ حاصل کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اسلام
ہمیں اچھے اخلاق اور حضورؐ کی زندگی کو اپنی
نمونہ بنانے کی تلقین کرتا ہے

وانک لعلی خلق عظیم۔ (القلم)

اور آپ اخلاق عظیم پر فائز ہیں۔

(iii) اخوت و بھائی چارے کا فروغ:

اسلام ایک کامل دین ہے۔ جو اخوت
و بھائی چارے کا درس دیتا ہے۔ اگر مسلمان
اسلام کی اس تعلیمات پر عمل کرے اور ہر کوئی
دوسرے مسلمان کو اپنا روحانی بھائی سمجھے تو اس سے
ہم آپس کے اختلافات اور غیر مسلموں کے نظریاتی
حملوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ اس کے
ساتھ ساتھ یہ دنیا کے سامنے اسلام کا حقیقی
چہرہ پیش کرنے میں ایک اہم کردار ادا کر سکتا

Scan with Fast Scan

ہے۔ جیسے حضور نے اپنی زندگی میں ریاست مدینہ
کا ایک نمونہ پیش کیا تھا۔
(الحجرات)

انما المسلمون اخوۃ

تمام مسلمان آپس میں بھائی ہیں۔

ایک ساتھ حدیث میں آپؐ فرماتے ہیں کہ
مسلمان آپس میں بھائی ہیں جو اس پر
ظلم کر سکتا ہے۔ اور نہ کو دشمن کے حوالے کر سکتا ہے۔
(حدیث)

۵) مال و جان کی حفاظت اور امن و امان کا قیام:

اسلام ایک امن پسند دین ہے۔ جو دوسرے
انسانوں کی مال و جان کی حفاظت کو ہر دوسرے انسان
کی ذمہ داری سمجھتا ہے۔ ایک انسان کی قتل کو
سارے انسانیت کی قتل کے برابر ہے۔ تو اس سے ظاہر
ہوتا ہے۔ کہ انسان کو اسلام دہشت گردی اور انتہا پسندی
سے منع کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔

انہ من قتل نفس بغیر نفس او
فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا

اگر کسی نے ایک انسان خون کے بدلے یا زمین
میں فساد برپا کرنے کے علاوہ قتل کیا تو
اس نے سارے انسانیت کو قتل کیا۔ (القرآن)

تعلیم و ٹیکنالوجی کا فروغ: ۷

آج کل دنیا میں زیادہ تر اسلامی ممالک تعلیم اور ٹیکنالوجی کے میدان میں پیچھے نظر آتے ہیں تو ان سب ممالک کو چاہیے کہ تعلیم کے حصول کو یقینی بنائیں یعنی دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم میں بھی ترقی حاصل کریں۔ تاکہ اسلام کی راہ میں جو موجودہ چیلنجز ہیں۔ ان کا خاتمہ کیا جائے۔

طلب العلم فریضة علی کل مسلم۔

علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت
پر فرض ہے۔ (حدیث)

نتیجہ بحث:

جس جان کو اللہ نے حرام کیا ہے۔
اس کو ناحق نہ مارو۔ (القرآن)

قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ اسلام ایک امن پرست دین ہے۔ وہ اخوت بھائی چارے اور اتحاد و اتفاق کا درس دیتا ہے۔ آج کل اسلام کو جو مسائل درپیش ہیں۔ یہ سب غیر مسلم ممالک کی ایک سازش ہے۔ جو دنیا کے سامنے اسلام کو بدنام کرتے جا رہے ہیں۔

Scan with Fast Scan

تاریخ ____

سوال نمبر: 2

اسلام کا عدالتی نظام معاشرے میں امن اور خوشحالی کو کس طرح یقینی بناتا ہے؟۔

امن اور خوشحالی کو یقینی بنانے میں اسلام کی عدالتی نظام کا کردار:

اسلام ایک صرف مذہب نہیں بلکہ ایک مکمل دین ہے۔ جو ایک ضابطہ حیات انسانوں کے سامنے پیش کر رہا ہے۔ اسلام انسان کے انفرادی زندگی سے لے کر اس کی معاشرتی، عدالتی، سیاسی اور یہاں تک کہ بین الاقوامی معاملات کا بھی ہدایات فراہم کرتا ہے۔ تو اسلام کی عدالتی نظام کی چند نمایاں خصوصیات ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ معاشرے کی امن اور خوشحالی کو یقینی بنانے میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اسلام کی عدالتی نظام قانون کی حکمرانی، شریعت کو بطور قانون، مساوات اور برابری، عدلیہ کی آزادی اور عدل و انصاف کا فروغ جیسے اصولوں پر قائم ہیں۔ جو لوگوں کے درمیان امن اور خوشحالی کو فروغ دے رہے ہیں۔

اسلام کا عدالتی نظام اور معاشرے کی خوشحالی اور امن:

اسلام کی عدالتی نظام لوگوں میں انصاف کی

تاریخ: ________

کی فروغ اور برائی کی وجہ سے خوشحالی اور
امن و امان کو یقینی بناتا ہے اس کے علاوہ
چند اور خصوصیات میں جو درج ذیل ہیں ۔

(i) قانون کی حکمرانی:

اسلام کا عدالتی نظام قانون کی
حکمرانی جیسے اصول پر قائم ہے ۔ اس کا مطلب
یہ ہے کہ قانون کے آگے سب لوگ برابر ہے
خواہ وہ امیر ہو یا غریب ہو، وہ کالا ہو
یا گورا سب کے لئے قانون یکساں ہوگا ۔
ہر کسی کے لیے ایک جیسا سزا اور جزا ہوگا تو
اسی طرح معاشرے میں امن اور خوشحالی کا
راج ہوگا ۔

و إذا حکمتم من الناس ان تحکمو
بالعدل:

اور جب تم فیصلے کرو لوگوں کے درمیان
تو عدل و انصاف سے کرو ۔ (النساء)

(ii) شریعت بطور قانون پیش کرنا:

اسلام کا عدالتی نظام کی بنیاد شریعت

تاریخ: ____

نے جو احکام اور قوانین بتائی ہیں اس کے مطابق فیصلے کرتے ہیں۔ اسلام نے قرآن اور سنت میں ہر مسئلے کی حل کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگر اس میں وہ نہیں مل رہا تو اجتہاد اور اجماع کو استعمال کرکے لوگوں کی مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرے۔ تو اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اسلام کا عدالتی نظام قرآن وحدیث کی روشنی میں معاشرے کی امن اور خوشحالی کو بحال کرنی کی بھرپور کوشش کرتا ہے۔

(الحدید)

لقد ارسلنا رسلنا بالبینت وانزلنا معهم الکتب والمیزان لیقوم الناس بالقسط

ہم نے اپنے رسول کو واضح ہدایت کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب و میزان کو نازل کیا۔ تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہے۔

(iii) مساوات اور برابری کا قیام:

اسلام کا عدالتی نظام مساوات اور برابری کے اصولوں پر فیصلے کرتے ہیں تاکہ لوگوں میں کسی کے ساتھ ناانصافی نہ کیا جائے۔ جو لوگ

تاریخ: ________

غریب ہو یا امیر، وہ گورا ہو یا کالا ہو کوئی قانون کے آگے برابر ہے۔ اور ہر کسی کے ساتھ برابری کے ساتھ پیش کرنا ہوگا۔ اگر کوئی بڑا جرم کرے یا چھوٹا ہر کسی کو قانون کے مطابق سزا دیا جائے گا۔

(حجۃ الوداع)

کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی، کسی کالے کو گورے پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فوقیت نہیں۔ سوائے تقویٰ کے۔

(15) فیصلہ کرتے وقت غیر جانبداری کا اظہار:

اسلام عدالتی نظام میں ہمیشہ قاضی کو غیر جانبداری کا درس دیتا ہے۔ کہ کسی بھی مسلے میں کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں کرنی چاہیے۔ خواہ وہ کوئی غریب یا آپ کا اپنا رشتہ دار ہو یعنی آپ کی اولاد کیوں نہ ہو۔ قانون کے مطابق ہر کسی کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔ نہ کسی کا سفارش قابل قبول ہوگا اور نہ کسی کا رشتہ داری بلکہ اگر آپ کا اپنا بیٹا بھی یہ جرم کرے تو قانون کی پاسداری کرنی چاہیے۔ اور اسلام کا سارہ

عدالتی نظام قرآن و سنت کے مطابق فیصلے
کرنے کا پابند ہوگا۔ تو اس طرح کی فیصلوں کی
وجہ سے معاشرے میں امن اور خوشحالی کا
راج ہوگا۔

ایک دفعہ حضور فرماتے ہیں۔
کسی نے آپ کے زمانے میں چوری کی تو
آپ نے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اور بتایا
اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں
اس کی ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتا:

7) عدلیہ کی آزادی!

اسلامی نظام عدلیہ میں عدلیہ
ہر قسم کی مداخلت سے آزاد ہے۔ اس پر نہ کسی
سیاسی اور نہ کسی غیر سیاسی قوتوں کا مداخلت
ہوگا۔ وہ جو بھی فیصلہ کرے گا قرآن اور سنت
کے مطابق ہوگا۔ نہ کسی کے ساتھ ظلم کیا جائے گا اور
نہ کسی کا حق دوسرے کو دیا جائے گا۔ تو اس
طرح کی فیصلوں کی وجہ سے معاشرے کے عوام پر اچھا
اثر ہوگا۔

حضرت عمر فاروق رض نے پہلی بار عدلیہ کو
انتظامیہ سے علیحدہ کیا تھا تاکہ قانون کی
حکمرانی ہو لوگوں کی حقوق کا تحفظ اور
عدل و انصاف کا ماحول قائم ہو جائے۔

Scan with Fast Scan

(6) عدل و انصاف کا فروغ:

اسلام کا عدالتی نظام میں جو بھی فیصلہ ہو گا۔ وہ عدل و انصاف پر قائم ہو گا۔ اگر کوئی مسلم یا غیر مسلم ہو کر کسی کے ساتھ کے ساتھ انصاف ہو گا۔ کسی بھی کا حق دوسرے کو نہیں دیا جائے گا۔

ایک دفعہ حضور کے زمانے میں ایک مسلمان نے ایک غیر مسلم کو قتل کیا۔ تو آپ نے اس کے قتل کرنے کا حکم دیا۔

المائدہ:

اے ایمان والو! خدا کے لئے انصاف کی گواہی کیلئے کھڑے ہو جاؤ۔

وامرت لاعدل بینکم (الشوریٰ)

مجھے حکم دیا گیا کہ میں تمہارے ساتھ عدل کرو۔

تو اس سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام عدل و انصاف کی فروغ میں ایک اہم کردار پیش کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے لوگوں یعنی معاشرے میں امن اور اتحاد ہو گا۔ اور معاشرے کی خوشحالی میں ایک اہم کردار ہو گا۔ جو ترقی کا باعث بنے گا۔

Scan with Fast Scan

Date: ________ Day: ________

فیصلے کی نفاذ کیلئے ریاست کا استعمال: (vii)

اسلامی عدالتی نظام کا ہر فیصلہ عدل و انصاف پر مبنی ہوگا۔ کیونکہ اسلام کا عدالتی قرآن اور حدیث میں بتائے ہوئے احکام اور قوانین پر ہوتا ہیں۔ اب یہ تو ظاہری بات ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ ظلم نہیں کرتا۔ تو اسلام کا عدالتی نظام جو جو فیصلہ کرے وہ ہر کسی کو قابل قبول ہوگا۔ اس کے برعکس اسلامی ریاست کا استعمال فیصلے کی نفاذ کیلئے کیا جائے گا۔ یعنی ریاست کی ایجنسیاں اس کو یقینی بنانے میں کردار ادا کرے گا۔

خلاصہ بحث:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ جو زندگی کی ہر معاملے میں عدل و انصاف کو یقینی بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ تو اس سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام کا عدالتی نظام کا بنیاد قرآن و سنت میں بتائے ہوئے احکام اور قوانین پر ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ انصاف کی فراہمی میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ جو معاشرے کی خوشحالی اور امن کا باعث بنے گا۔